روح تحقیق، جلد ۲، شمارہ ۲، مسلسل شمارہ: ۴، سال ۲۰۲۴ء

اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری: لغت یا ترجمہ؟

ڈاکٹر عاطف خالد بٹ

اسسٹنٹ پروفیسر اُردو

گورنمنٹ ایم اے او گریجوایٹ کالج، لاہور

OXFORD ENGLISH URDU DICTIONARY:
LEXICON OR TRANSLATION?

Dr. Atif Khalid Butt
Assistant Professor of Urdu
Govt. M.A.O Graduate College, Lahore

Abstract

Shanul Haq Haqqee is a renowned Urdu linguist, translator, and lexicographer. His career spans over six decades. As a lexicographer, his work is regarded as the best service he has rendered for Urdu. The *Oxford English Urdu Dictionary (OEUD)* by him is one of the most famous single-volume English-Urdu dictionaries available in Pakistan. This dictionary was published two decades ago, and since then many of its reprints have come, but it was never revised. Similarly, this work has never been reviewed critically. This research article assesses the work and analyzes whether the *OEUD* is a dictionary or a translation work.

Keywords:
Shanul Haq Haqqee, Urdu linguist, Lexicographer, Oxford, English.

لغت نویسی کے ضمن میں شان الحق حقی (۱۹۱۷۔۲۰۰۵ء) کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں، ایسا ہونا اس سے لیے بھی ایک فطری امر دکھائی دیتا ہے کہ انھوں نے جس گھر میں آنکھ کھولی وہاں مولوی احتشام الدین حقی (۱۸۸۰۔۱۹۴۵ء) کی صورت میں ایک ایسے شخص موجود تھے جو لغت نویسی کے کام کو حرزِ جاں بنائے ہوئے تھے۔ لغتِ کبیر مولوی صاحب کا ایک کارنامہ تھا جو ایک جھگڑے کی نذر ہونے کی وجہ سے ویسے منظرِ عام پر نہیں آ سکا جیسا کہ اسے آنا چاہیے تھا۔ یہ جھگڑا صرف مولوی صاحب کی ذات تک ہی محدود نہیں رہا بل کہ اس سلسلے میں حقی صاحب نے اپنے والد کا مقدمہ مولوی عبدالحق (۱۸۷۰۔۱۹۶۱ء) کے ساتھ زبانی اور تحریری دونوں شکلوں میں لڑا۔ ویسے تو لغت نویسی کا کام حقی صاحب کو اپنے والد کی طرف سے ورثے میں ملا تھا لیکن انھوں نے اس کام کو صرف ورثہ سمجھ کر نہیں بل کہ محبوب جان کر اس سے وابستگی اختیار کی اور پھر اس کام میں یوں اپنا نام پیدا کیا کہ آج لوگ انھیں جس کام کے حوالے سے سب سے زیادہ جانتے ہیں وہ لغت نویسی ہی ہے۔

حقی صاحب کی زبان اور لغت نویسی سے دیوانہ وار وابستگی کا ایک زمانہ گواہ ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ ان پر ہر وقت زبان کی درستی و اصلاح اور اس کے بارے میں زیادہ سے زیادہ جاننے اور لوگوں کو اس سے متعلق آگاہی دینے کی دھن سوار رہتی تھی تو جو انھیں جانتے ہیں یا ان کے کام سے واقف ہیں وہ یہی کہیں گے کہ یہ بات مبالغہ ہرگز نہ ہے۔ اسی وابستگی نے انھیں لوگوں میں ایک چلتی پھرتی لغت کے نام سے بھی مشہور کر رکھا تھا۔ ان کے حلقۂ احباب میں شامل بہت سے لوگ زبان کے معاملے میں کسی بھی الجھاؤ کے پیدا ہونے کی صورت میں ان سے رابطہ کیا کرتے تھے اور ان کی بات کو سند مانتے تھے۔ اس حوالے سے یہ بیان اہمیت کا حامل ہے کہ شان صاحب نے اردو زبان کے لیے جو خدمات انجام دیں وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ وہ سرکاری عہدوں پر فائز ہونے کے باوجود اپنی پہلی محبت اردو زبان ہی کی نوکری کرتے رہے۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ کسی لفظ کے معنی و مطالب کی تفصیل میں اگر ہم لوگ کبھی الجھ جاتے تو شان صاحب کو صرف ایک فون کرنے سے سارا معاملہ سلجھ جاتا۔ وہ اس لفظ کی تاریخ، اس کا استعمال، اس کی سند سب ہی کچھ بتلا دیتے۔ (۱)

اسی محبت اور لگن نے حقی صاحب کو ۱۹۵۸ء میں قائم ہونے والے ترقیِ اردو بورڈ (موجودہ اردو لغت بورڈ)، کراچی میں شامل کرایا جہاں وہ اٹھارہ برس سے زائد عرصے تک معتمدِ اعزازی کی حیثیت سے کام کرتے رہے اور کام بھی انھوں نے اتنی محنت سے کیا کہ اس کی مثال مشکل ہی سے ملے گی۔ ان دنوں وہ حکومتِ پاکستان کی وزارتِ اطلاعات و نشریات کے محکمۂ اشتہارات، مطبوعات و فلم سازی میں ملازمت کرتے تھے اور اپنے دفتری معاملات نمٹانے کے بعد لغت بورڈ کے دفتر پہنچ جاتے تھے جہاں رات گئے تک لسانی الجھیڑوں کو سلجھاتے رہتے تھے۔ انھیں لغت بورڈ کے کام سے کس حد تک لگاؤ تھا اس کا اندازہ ان کی اہلیہ کی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 'سترہ برس جو اردو بورڈ سے وابستگی میں گذرے ہیں تو کسی بات کا ہوش ہی نہ تھا۔ نہ ادب کے رہے تھے نہ گھر کے۔ وہ اعزازی کام تھا اور ملازمت بھی ساتھ ساتھ چل رہی تھی۔ باقی سارا وقت بورڈ کے لیے وقف تھا۔ برسوں اتوار کی چھٹی نہیں منائی۔ کوئی دن ان کا اپنا نہیں تھا۔ میں نے ایسا ان تھک کام کرنے کی مثال کہیں اور نہیں دیکھی، بہ قول ان کے وہ سترہ برس زندگی سے رائٹ آف ہوئے۔'(۲)

بورڈ کو حکومتِ پاکستان کی طرف سے یہ ذمہ داری سونپی گئی تھی کہ وہ اوکسفرڈ کی جامع انگریزی لغت کی طرز پر اردو کی ایک جامع لغت تیار کرے۔ مولوی عبدالحق لغت نویسی کے اس منصوبے کے مدیرِ اعلیٰ تھے۔ حقی صاحب اس بورڈ سے ۱۴ جون ۱۹۵۸ء سے لے کر ۱۹۷۶ء تک وابستہ رہے لیکن اس دوران لغت کی ایک بھی جلد شائع نہ ہو سکی۔ اسی منصوبے کو بہتر انداز میں آگے بڑھانے کے لیے حقی صاحب نے اگست ۱۹۶۰ء میں اردو نامہ کے نام سے ایک رسالہ بھی جاری کیا جس کے حقی صاحب کی بورڈ سے علیحدگی تک ترپّن شمارے منظرِ عام پر آئے۔ رسالے کے پہلے شمارے میں حقی صاحب نے ادارے اور جریدے کے بارے میں لکھا کہ '۔۔۔ ترقیِ اردو بورڈ کی کارروائیوں کی بابت لوگوں کے بڑھتے ہوئے اشتیاق نیز اپنی بعض ضروریات کے پیشِ نظر اس جریدے کا اجرا کیا گیا ہے تاکہ ہم اپنے مسائل پر اہلِ فکر سے استصواب کر سکیں اور مشتاقانِ اردو کو اپنی سرگرمیوں سے باخبر ہونے کا موقع دیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ علمی و ادبی حلقوں میں اس کا خیر مقدم کیا جائے گا۔ اس کے اوراق علمی و لسانی مباحث پر مفید مضامین کے لیے کھلے رہیں گے۔ ہم اپنی کارگزاریوں پر بے لاگ تنقید کو خوشی سے شائع کریں گے کیوں کہ یہ ہمارے

لیے باعثِ ہدایت ہو گی۔ جو کام ہم نے سنبھالے ہیں وہ چند افراد کی دل چسپی کے کام نہیں بل کہ قومی کام ہیں جن میں سب اہلِ ذوق بقدرِ ہمت شریک ہو سکتے ہیں۔'(۳)

یہ جریدہ حقی صاحب کی لغت بورڈ سے علیحدگی کے بعد مزید صرف ایک شمارہ ہی چل سکا اور پھر طویل عرصے کے لیے خاموش ہو گیا۔ بورڈ کو چھوڑنے کا فیصلہ حقی صاحب نے جن وجوہ کی بنیاد پر کیا تھا وہ لغت کی تیاری اور اشاعت کے سلسلے میں بھی حائل رہیں۔ حقی تو یہ کہتے ہیں کہ '۔۔۔ میں وزارتِ تعلیم کو برابر پراگریس رپورٹ بھیجتا تھا۔ آخری رپورٹ میں اطلاع دی تھی کہ لغت کا مسودہ آخری حرف ی تک مکمل ہے۔ پریس لگ گیا، طباعت شروع کر دی گئی۔۔۔'(۴) لیکن ۱۹۷۷ء میں جب اس لغت کی پہلی جلد چھپ کر آئی تو حقی صاحب کا ذکر اس میں بس سرسری سا تھا جس سے انھیں بہت دکھ پہنچا کیوں کہ بورڈ سے اٹھارہ برس سے زائد عرصے کی وابستگی کے دوران انھوں نے کام تو بہت کیا لیکن اس کے بدلے میں کوئی مشاہرہ وغیرہ وصول نہیں کیا۔

خیر، اس واقعے کے کچھ عرصے بعد حقی صاحب نے فرہنگِ تلفظ کا کام شروع کیا جو ۱۹۹۵ء میں مقتدرہ قومی زبان (موجودہ ادارۂ فروغِ اردو زبان)، اسلام آباد کی جانب سے شائع ہوئی۔ اس دوران انھوں نے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے کہنے پر *Concise Oxford Dictionary* کو ایک انگریزی اردو لغت کی شکل میں ڈھالنے کا کام شروع کر دیا تھا۔ جب اس منصوبے کا آغاز ہوا اس وقت تک مذکورہ لغت کا آٹھواں ایڈیشن موجود تھا جسے سامنے رکھ کر حقی صاحب نے کام شروع کیا تھا لیکن ۱۹۹۵ء میں لغت کا نواں ایڈیشن شائع ہو گیا جس میں سات ہزار کے لگ بھگ اندراجات ایسے تھے جو نئے شامل کیے گئے تھے۔ اس مرحلے پر اس منصوبے کے بارے میں جو فیصلہ کیا گیا اس سے متعلق ادارے کی سربراہ لکھتی ہیں کہ '۔۔۔ جب ہم نے اپنی انگلش اردو ڈکشنری پر کام شروع کیا اس وقت اس کا آٹھواں ایڈیشن چھپ کر آیا ہوا تھا چناں چہ اس پر کام شروع ہوا۔ جب ۱۹۹۵ء میں ترتیب و ترجمے کا مرحلہ حرف "M" تک پہنچا، اس وقت *Concise Oxford Dictionary* کا نواں ایڈیشن اچھے خاصے اضافوں کے ساتھ سامنے آ گیا۔ اس مرحلے پر از سرِ نو کام کرنا ممکن نہ تھا، اس لیے یہ طے کیا گیا کہ "N" سے لے کر باقی ماندہ کام نویں ایڈیشن پر کیا جائے تاکہ نئے ایڈیشن کے اضافوں سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔'(۵)

یہاں یہ بات بھی قابلِ ذکر معلوم ہوتی ہے کہ حقی صاحب نے اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری کا کام حرف T تک کیا تھا اور اس سے آگے U سے Z تک یہ کام معروف مترجم محمد سلیم الرحمٰن (پ: ۱۹۳۴ء) نے کیا 'لیکن اس حصے پر نظر ثانی خود حقی صاحب نے کی تاکہ پوری ڈکشنری کے مزاج میں کوئی فرق نہ ہو۔'(۶) یہ کام ۱۹۹۸ء میں مکمل ہو گیا تھا تاہم دیگر مراحل میں چار برس کا عرصہ لگا اور یوں یہ لغت ۲۰۰۳ء میں منصۂ شہود پر آئی۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، کراچی سے شائع ہونے والی اس لغت کی دوسری، تیسری اور چوتھی طباعت بالترتیب ۲۰۰۳ء، ۲۰۰۴ء اور ۲۰۰۵ء میں ہوئی جب کہ مارچ ۲۰۲۳ء تک یہ بارہ مرتبہ زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکی ہے۔ حیران کن بات یہ ہے کہ دو دہائیاں گزرنے کے باوجود اس لغت پر نظر ثانی نہیں کرائی گئی اور پہلا ایڈیشن ہی مسلسل چھاپا جا رہا ہے۔

مقتدرہ قومی زبان کے ماہنامہ اخبارِ اردو میں اس لغت کا تعارف کراتے ہوئے حقی صاحب نے لکھا تھا کہ یہ اب تک کی سب سے مکمل انگلش اردو لغت ہے جس میں نئے دور کے تازہ ترین موضوعات، علومِ جدید اور تکنیکی شعبوں سے تعلق رکھنے والے نئے الفاظ کا بھی، جیسے کمپیوٹر، برقیات و برقیریات، ہوابازی، نفسیات، جینیات، سیاسیات وغیرہ کی اصطلاحیں، خاطر خواہ طور پر احاطہ کیا گیا ہے۔۔۔ اس لغت کا خاص امتیاز وہ ہزارہا مثالی جملے ہیں جو متقابل اردو جملوں کے ساتھ درج کیے گئے ہیں اور ان سے لفظ یا محاورے کا مفہوم اور محل استعمال آئینہ ہو جاتا ہے۔ یہ مثالی جملے وہ جواہر ہیں جس سے لغت مزین ہے اور اس خصوصیت میں بھی یہ ذولسانین لغت اپنی جگہ منفرد ہے۔(۷)

اسی طرح 'عرضِ ناشر' میں مؤلف کے بارے میں لکھا ہے کہ 'حقی صاحب کو اردو زبان پر غیر معمولی قدرت حاصل ہے۔ جس طرح انھوں نے انگریزی لفظ کے لیے مترادف اردو لفظ، انگریزی محاورے کے لیے مترادف انگریزی محاورہ اور انگریزی مقولوں اور کہاوتوں کے لیے مترادف اردو مقولے اور کہاوتیں پیش کی ہیں وہ انھی کا حصہ ہے۔ انگریزی الفاظ کے معنوں کے نازک فرق کو بھی مترادفات سے سمجھایا ہے۔ اصطلاحات سازی میں بھی حقی صاحب کا کوئی جواب نہیں۔۔۔'(۸)

اس لغت کو ملک بھر میں پذیرائی ملی اور دو دہائیوں میں اس کا بارہ مرتبہ چھپنا بھی اسی بات کی گواہی دیتا ہے لیکن دل چسپ بات یہ ہے کہ آج تک کوئی بھی ایسا مضمون منظرِ عام پر نہیں آیا جس میں اس

لغت کا پوری طرح جائزہ لیا گیا ہو۔ اس پذیرائی کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ پاکستان میں انگریزی سے اردو میں کوئی ایک بھی ایسی یک جلدی لغت موجود نہیں جو اوسط درجے کے پڑھے لکھے سے لے کر اعلیٰ تعلیم یافتہ شخص تک کی ضروریات کو پورا کرتی ہو۔ پاکستان میں اس وقت جو اہم انگریزی اردو لغات موجود ہیں ان میں سے ایک قومی انگریزی اردو لغت ہے جسے مقتدرہ قومی زبان نے ۱۹۹۲ء میں شائع کیا۔ اس لغت کو اوکسفرڈ کی مذکورہ ڈکشنری جتنی پذیرائی جن دو بڑی وجوہ کی بنا پر نہ مل پائی ان میں سے پہلی تو اس لغت کی غیر معمولی ضخامت ہے اور دوسری یہ کہ اس میں ذخیرۂ الفاظ ایک امریکی لغت، ویبسٹر ڈکشنری (انسائیکلوپیڈک ایڈیشن)، سے لیا گیا ہے جب کہ پاکستان میں امریکی کی بہ جائے برطانوی انگریزی رائج ہے۔ ان نقائص کی موجودگی میں عام آدمی کا اس کتاب سے مستفید ہونا یا اس کو قبول کرنا قریب قریب ناممکن ہے۔

دل چسپ اور نہایت اہم بات یہ ہے کہ اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری بنیادی طور پر لغت نہیں بل کہ ایک لغت کا ترجمہ ہے۔ اسی لیے اس میں جگہ جگہ الفاظ کی ایسی تشریحات ملتی ہیں جو پاکستان کے مسلم معاشرے کی اقدار سے متصادم ہیں۔ یہ حیرت انگیز بات ہے کہ حقی صاحب یا محمد سلیم الرحمٰن جیسے دانش وروں نے اس نکتے پر توجہ نہیں دی اور اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس نے بھی اس بات پر غور نہیں کیا کہ ترجمے کا کام خواہ کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، وہ لغت کے طور پر پیش نہیں کیا جا سکتا کیوں کہ ترجمہ کرتے ہوئے مترجم نے جس دائرے کے اندر رہنا ہوتا ہے، وہ اسے اس بات کی اجازت ہی نہیں دیتا کہ وہ اصل متن سے ہٹ کر ترجمے میں اپنی مرضی کی باتیں شامل کر دے۔ مذکورہ لغت کو علمی بنیادوں پر رد کرنے کے لیے یہ ایک ہی نکتہ کافی ہے کیوں کہ کوئی بھی شخص لغت کے طور پر ایک ایسی کتاب کو کبھی قبول نہیں کرے گا جو جس ملک اور معاشرے میں پیش کی جا رہی ہے وہاں کی زبان اور سماج سے جڑے ہوئے معروضی تقاضوں کو مدِ نظر رکھنے کی بہ جائے کسی اور ماحول اور معاشرے کی عکاسی کرتی ہو۔

ترجمے کا کام ہونے کی وجہ ہی سے اس کتاب میں، ایک محتاط اندازے کے مطابق دس سے پندرہ فی صد الفاظ کے معانی نہیں ملتے اور اس کا سبب یہ ہے کہ اصل متن یعنی *Concise Oxford Dictionary* میں ان الفاظ کے معانی درج نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر acid کے معنی تو لکھے ہیں

لیکن اس کی ذیل میں آنے والے پانچ الفاظ acidic, acidimeter, acidimetry, acidly, acidly لکھے ہوئے ہونے کے باوجود ان کے معانی نہیں دیے گئے۔(۹) اسی طرح اس لغت میں congratulate کے معنی مل جائیں گے لیکن اسی کے آگے موجود congratulator, congratulant کے معانی نہیں لکھے ہوئے۔(۱۰) لفظ ephemeral کے معنی تو درج ہیں لیکن اس کے تحت آنے والے تین الفاظ ephemerality, ephemerally, ephemeralness کے معانی نہیں ملتے۔(۱۱) لفظ musical کو دیکھیں تو اس کے ساتھ آنے والے musicality, musicalize, musically, musicalness کے اندراج کے باوجود ان کے معانی نہیں ملیں گے۔(۱۲) یہ چند مثالیں صرف بات کو واضح کرنے کے لیے دی گئی ہیں، اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری میں ایسے بے شمار الفاظ و تراکیب موجود ہیں جن کے معانی اس کتاب میں شامل نہیں ہیں۔ اگر حقی صاحب پر اوکسفرڈ کی طرف سے محض ان الفاظ و تراکیب کے ترجمے کی شرط نہ ہوتی جن کے معنی میں *Concise Oxford Dictionary* موجود تھے تو ممکن ہے وہ اس کام کو زیادہ بہتر طریقے سے انجام دے پاتے۔

اب کچھ ایسے الفاظ کی مثالیں پیش کی جا رہی ہیں جن کی تشریحات کا ترجمہ تو حقی صاحب نے بالکل درست کیا ہے لیکن وہ تشریحات پاکستانی مسلم معاشرے کی اقدار سے واضح طور پر مختلف ہیں۔ مثلاً انگریزی لفظ Bigamy کے لیے حقی صاحب نے جو معنی لکھے ہیں وہ یہ ہیں: 'ایک شادی کے ہوتے دوسری شادی کا جرم'(۱۳) یہ تو ٹھیک ہے کہ انگلستان میں کسی شخص کا ایک شادی کے ہوتے ہوئے دوسری شادی کرنا جرم ہی شمار ہوتا ہے لیکن اسلام اور پاکستانی قانون کے مطابق یہ جرم نہیں ہے۔ چوں کہ یہ لغت پاکستان میں رہنے والے یا اردو زبان سے واقف لوگوں کے لیے بنائی گئی ہے اور ان لوگوں کی غالب اکثریت مسلمانوں پر مشتمل ہے، لہٰذا مذکورہ لفظ کے معنی بیان کرتے ہوئے اس نکتے کو مدِ نظر رکھا جانا چاہیے تھا۔

لفظ Believer کے معاملے میں بھی ایسا ہی کیا گیا ہے، اس کے دو طرح معنی یہ لکھے ہیں ایک یہ کہ کسی مذہب کا پیرو اور دوسرا کسی بات کا قائل، ماننے، درست سمجھنے والا خصوصاً کسی چیز کے مؤثر، کارگر ہونے کا (a great believer in exercise جسمانی ورزش کا بڑا حامی ہے)۔(۱۴) اب یہ

معانی ہیں تو ٹھیک لیکن مسئلہ پھر وہی ہے کہ اس لغت سے رجوع کرنے والے مسلمان اور پاکستانی اس لفظ کو محض اس تناظر میں نہیں دیکھتے اور خاص طور پر قرآنِ پاک یا کوئی اور مذہبی کتاب پڑھتے ہوئے اگر وہ اس لفظ کے معانی جاننا چاہیں تو اس سے مراد مومن اور ایمان لانے والا وغیرہ ہوں گے جو حقی صاحب کی تیار کی گئی اس لغت میں نہیں ہیں۔

اس کتاب یا لغت میں کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جن کا تعلق زبان کے علم سے جڑی ہوئی اصطلاحات وتراکیب کے بارے میں کی گئی وضاحتوں سے ہے۔ حقی صاحب خود تو ان اصطلاحات وتراکیب کے معانی سے واقف ہوں گے لیکن لغت میں جو معانی بیان کیے گئے ہیں ان کی وجہ سے عام آدمی کے الجھنے کا اندیشہ پیدا ہو گیا ہے۔ ایسی ہی ایک ترکیب Infix ہے جس کے معنی حقی صاحب نے یہ بتائے ہیں:

> "ف م: ۱۔ (اکثر بعدہٗ in) (الف) (کسی چیز کو کسی دوسری چیز میں) جوڑنا، جمانا (ب) کوئی بات ذہن میں بٹھانا۔ ۲۔ قواعد: کسی لفظ کے ساتھ کوئی علامت (سابقہ، لاحقہ وغیرہ) لگانا۔ اسم: قواعد: کوئی سابقہ، لاحقہ وغیرہ جو کسی لفظ میں جوڑا جائے۔"(۱۵)

جو معانی حقی صاحب نے بیان کیے ہیں یہ درست تو ہیں لیکن یہ اس ترکیب کے عمومی معانی ہیں جب کہ قواعد میں یا لسانیات کی رو سے infix سابقہ یا لاحقہ نہیں ہوتا بل کہ اسے داخلی تصریف یا وسطیہ کہا جاتا ہے۔

ترجمے کی حدود وقیود ہی کی وجہ سے کئی جگہ اس لغت میں کی جانے والی تشریحات مضحکہ خیز بھی بن کر رہ گئی ہیں۔ اس کی ایک واضح مثال لفظ Pastry کی تشریح ہے جو کچھ یوں کی گئی ہے:

> "۱۔ روغن ملا کر گوندھا ہوا آٹا جو مغربی غذا، پائی (pie) وغیرہ میں روٹی پر قوام کے طور پر پھیلایا جاتا ہے۔ ۲۔ اس طرح سے بنا ہوا کیک وغیرہ۔"(۱۶)

اب اگر ترجمے کی بنیاد پر دیکھا جائے تو یہ معانی بالکل درست ہیں لیکن ایک اوسط درجے کا پڑھا لکھا جس نے پیسٹری نہیں دیکھی ہوئی، ان معانی سے یہ نہیں سمجھ پائے گا کہ پیسٹری ہے کیا شے! اسی طرح، Money order کے جو معنی بیان کیے گئے ہیں ان سے پتا ہی نہیں چل سکتا کہ منی آرڈر کس چیز کو کہا جاتا

ہے۔ مذکورہ لفظ کے معنی جو اس لغت میں لکھے ہیں وہ کچھ یوں ہیں: 'ڈاک خانے یا بینک کا اجرا کردہ منی آرڈر۔'(۱۷) یہاں منی آرڈر کی پوری طرح وضاحت نہ ہو پانے سے یہ ترکیب مہمل ہو گئی ہے۔ لفظ placenta کے معانی کچھ یوں بیان کیے گئے ہیں: ۱۔ آنول نال جو ثدوی حیوانوں کی مادہ کے رحم میں جنین کو خوراک پہنچاتی ہے اور ولادت کے بعد خارج ہوتی ہے۔ ۲۔ (پھولوں میں) تخم دان کا وہ حصہ جس میں غیر بارور تخمک ہوتے ہیں۔(۱۸) ان معانی کو بیان کرنے کے لیے استعمال ہونے والے الفاظ اس قدر ادق ہیں کہ ایک عام آدمی ان کو اردو لغت کی مدد کے بغیر سمجھ ہی نہیں سکتا۔

اگر ترجمے کے کام کے طور پر اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری کا جائزہ لیا جائے تو اس میں بہت سی خوبیاں بھی دکھائی دیں گی لیکن ادارے یا مؤلف کی جانب سے اسے ترجمہ نہیں بل کہ لغت کی حیثیت سے پیش کیا گیا ہے، لہٰذا ضروری ہے کہ اسے لغت کے اصولوں کو سامنے رکھتے ہوئے پرکھا جائے۔ اوپر پیش کی گئی چند مثالوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ لغت کے طور پر یہ کام ایک اوسط درجے کے پڑھے لکھے کی راہ نمائی کرنے سے قاصر ہے بل کہ کئی جگہ الفاظ و تراکیب کی ایسی تشریحات موجود ہیں جن کو پڑھ کر بات سمجھ میں آنے کی بہ جائے قاری کو الجھاؤ کا شکار کر دیتی ہے۔ حقی صاحب تو اب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں لیکن اگر اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس واقعی اس کتاب کو لغت ہی کہنے پر مصر ہے تو اسے چاہیے کہ اس کام میں پائی جانے والی خامیوں اور نقائص کو دور کرے، ظاہر ہے یہ کام چند ہفتوں یا مہینوں کا نہیں بل کہ برسوں کی محنت کا متقاضی ہے لیکن اس کے سوا اور کوئی ایسا طریقہ نہیں جو مذکورہ لغت کے سرورق پر لکھے ہوئے دعوے کے مطابق اسے واقعی 'جدید ترین جامع لغت' ثابت کر سکے جسے ایک ایسے ادارے نے چھاپا ہے جو 'دنیا کی معتبر ترین لغات' شائع کرنے کا دعوے دار ہے!

☆☆☆☆☆

حوالے

(۱) زہرہ نگاہ، 'نوائے ساز شکن: تبصرہ'، ماہنامہ اخبارِ اردو، (اسلام آباد: مارچ۔ اپریل ۲۰۱۵ء، جلد ۳۳، شمارہ ۳۔۴)، ۲۷۔

(۲) سلمیٰ حقی، 'حقی اور ان کی شاعری' ماہنامہ طلوعِ افکار، (کراچی: جون ۱۹۹۳ء، جلد۲۴، شمارہ۶)، ۳۴۔۳۵۔

(۳) شان الحق حقی، افسانہ در افسانہ، (لاہور: فیروز سنز، ۲۰۱۹ء، دوسری اشاعت)، ۱۴۹۔

(۴) شان الحق حقی، 'ایک خط سے اقتباس' مشمولہ ماہنامہ اخبارِ اردو، (اسلام آباد، جلد نمبر۲۱، شمارہ نمبر۱۱، نومبر ۲۰۰۵ء)، ۴۴۔

(۵) امینہ سید۔ 'عرضِ ناشر' مشمولہ اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری، مرتب و مترجم: شان الحق حقی، (کراچی: اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، ۲۰۰۵ء، چوتھی طباعت)، vii۔

(۶) ایضاً

(۷) شان الحق حقی، 'اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری'، ماہنامہ اخبارِ اردو، (اسلام آباد: جلد نمبر۱۹، شمارہ نمبر۲، فروری ۲۰۰۳ء)، ۱۷۔۱۸۔

(۸) امینہ سید۔ 'عرضِ ناشر' مذکور، vii۔

(۹) شان الحق حقی۔ اوکسفرڈ انگلش اردو ڈکشنری، ۱۴۔

(۱۰) ایضاً، ۳۰۶۔۳۰۷۔

(۱۱) ایضاً، ۵۲۳۔ (۱۲) ایضاً، ۱۰۵۵۔

(۱۳) ایضاً، ۱۲۸۔ (۱۴) ایضاً، ۱۱۹۔

(۱۵) ایضاً، ۸۱۵۔ (۱۶) ایضاً، ۱۱۹۷۔

(۱۷) ایضاً، ۱۰۳۳۔ (۱۸) ایضاً، ۱۲۵۵۔

BIBLIOGRAPHY

- *Akhbār-i Urdū* (Monthly Magazine), Islamabad
- Shanul Haq Haqqee, *Afsānah dar Afsānah*, (Lahore: Feroz Sons, 2019, 2nd Edition)
- Shanul Haq Haqqee, (Comp. & Trans.), *Oxford English Urdu Dictionary*, (Karachi: Oxford University Press, 2005, 4th Reprint)
- *Tulū'a Afkār* (Monthly Magazine), Karachi

❖❖❖